No. of Printed Pages : 8 **BUDAE-182**

B. A. Hons. (Urdu)

(BAUDH)

Term-End Examination

Dec., 2023

BUDAE-182 : Study of Urdu

Progressive Poetry

(ترقی پسند اردو شاعری کا مطالعہ)

Time : Three Hours] *[Maximum Marks : 100*

نوٹ:۔ سبھی سوالوں کے جواب لکھنا لازمی ہیں۔ ہر سوال کے نمبر سامنے درج ہیں۔

(حصہ الف)

۱۔ ترقی پسند تحریک اور اردو غزل پر ایک سیر حاصل مضمون لکھئے۔ ۲۰

P.T.O.

یا

ترقی پسند تحریک اور اردو نظم پر ایک تفصیلی بحث کیجئے۔

۲۔ فیض احمد فیض کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے ان کی نظم نگاری پر مفصل نوٹ لکھئے۔ ۲۰

یا

فراقؔ گورکھپوری کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے ان کی غزل گوئی پر نوٹ لکھئے۔

(حصہ ب)

۳۔ علی سردار جعفری کی نظم نگاری کی خصوصیات
بیان کرتے ہوئے ان کی نظم ''ہاتھوں کا
ترانہ'' کا جائزہ لیجیے۔ ۱۵

یا

اسرارالحق مجاز کے حالات زندگی اور ان کی
غزل گوئی بیان کیجیے۔

۴۔ جوشؔ ملیح آبادی کے حالات زندگی اور
ان کی نظم نگاری کی خصوصیات بیان
کیجیے۔ ۱۵

یا

ترقی پسند تحریک کا تعارف اور پس منظر

پیش کیجئے۔

(حصہ ج)

۵۔ اسرارالحق مجاز کی نظم ''مزدور کا گیت'' کا

تجزیہ کیجئے۔ ۱۰

یا

جوشؔ ملیح آبادی کی نظم ''حالات حاضرہ'' کا

تجزیہ کیجئے۔

۶۔ مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح شاعر کے حوالہ کے ساتھ کیجئے۔ ۱۰

تم آئے ہو نہ سب انتظار گزری ہے
تلاش میں ہے سحر بار بار گزری ہے
وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے
نہ گل کھلے ہیں نہ ان سے ملے نہ مے پی ہے
عجیب رنگ میں اب کے بہار گزری ہے

یا

عشق کا نغمہ جنوں کے ساز پر گاتے ہیں ہم

اپنے غم کی آنچ سے پتھر کو پگھلاتے ہیں

جاگ اٹھتے ہیں تو سولی پر بھی نیند آتی نہیں

وقت پڑ جائے تو انگاروں پہ سو جاتے ہیں ہم

زندگی کو ہم سے بڑھ کر کون کر سکتا ہے پیار

اور اگر مرنے پہ آجائیں تو مرجاتے ہیں ہم

۷۔ مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کیجئے۔ ۱۰

میں رو رہا ہوں تیری نظر ہے عتاب کی
شبنم کو پی رہی ہے کرن آفتاب کی

صورت پرست میری نگاہوں نے اصل میں
دل کیا مرے وجود کی مٹی خراب کی

ہر پنکھڑی کے طاق میں ہنس ہنس کے صبح کو
شمعیں جلا رہی ہے کرن آفتاب کی

یا

رہتے تھے کبھی جن کے دل میں ہم جان سے بھی پیاروں کی طرح

بیٹھے ہیں ان ہی کے کوچے میں ہم آج گنہ گاروں کی طرح

دعویٰ تھا جنہیں ہمدردی کا خود آ کے نہ پوچھا حال کبھی

محفل میں بلایا ہے ہم پہ ہنسنے کو ستم گاروں کی طرح

برسوں کے سلگتے تم من پر اشکوں کے تو چھینٹے دے نہ سکے

تپتے ہوئے دل کے زخموں پر برسے بھی تو انگاروں کی طرح